سبق ۷ — آرام و سکون

مصنف کا تعارف: امتیاز علی تاج (۱۹۰۰ء-۱۹۷۰ء)

اُردو کے کامیاب ڈراما نگاروں کی فہرست میں امتیاز علی تاج کا نام بڑا نمایاں ہے۔ اُن کی جائے ولادت لاہور ہے مگر اُن کے والد، سید ممتاز علی جو ایک بلند پایہ مصنف اور مجلہ ''تہذیبِ نسواں'' کے بانی مدیر تھے، دیوبند ضلع سہارن پور (یوپی، انڈیا) کے رہنے والے تھے۔

امتیاز علی تاج نے سنٹرل ماڈل سکول لائر مال لاہور سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے پاس کیا۔ انھیں سکول کے زمانے ہی سے لکھنے لکھانے کے ساتھ دل چسپی تھی۔ ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اُنھوں نے ایک ادبی رسالہ ''کہکشاں'' نکالنا شروع کر دیا مگر ڈراما نگاری کا شوق کالج کے زمانے میں پیدا ہوا جہاں وہ کالج کے ڈرامیٹک کلب کے سرگرم رکن تھے اور اس فن میں انھوں نے اتنی ترقی کی کہ بائیس سال کی عمر میں ڈراما ''انارکلی'' لکھا جو ڈراما نگاری کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اُنھوں نے بہت سے ریڈیائی اور سٹیج ڈرامے لکھے۔ انھوں نے انگریزی اور فرانسیسی زبان کے ڈراموں کا اس عمدگی سے اُردو ترجمہ کیا کہ اُن کے کرداروں کو اپنے ماحول کے مطابق ڈھال لیا۔

امتیاز علی تاج مزاح نگار بھی تھے۔ مزاح نگاری کے ضمن میں اُن کا تخلیق کردہ ایک ڈرامائی کردار ''چچا چھکن'' ہے۔ اُنھوں نے بچوں کے لیے بھی متعدد ڈرامے لکھے جن میں شاملِ کتاب ڈراما ''آرام وسکون'' بھی ہے۔ ''آرام وسکون'' کا لبِ لباب یہ ہے کہ جن گھروں میں غُل غپاڑا ہوتا ہے اُن کا سکون برباد ہو جاتا ہے اور ایسے گھروں کے مکین، جو دفتروں میں ملازم ہیں مگر اُن کو گھروں میں آرام وسکون میسر نہیں ہوتا، تو وہ اپنے گھروں پر دفتروں کو ترجیح دینے لگتے ہیں۔

مرکزی خیال

کسی بھی شخص کے لیے خصوصاً مریض کے لیے زندگی میں آرام وسکون بے حد ضروری ہے۔ اگر مریض کو بیماری مین سکون میسر نہ ہو تو صحت مزید بگڑ جاتی ہے۔ گھر کے اہلِ خانہ خصوصاً بیوی کو گھر میں سکون کی فضا قائم رکھنی چاہیے۔ اگر گھر میں بے جا شور غل برپا ہو تو صاحبِ خانہ کی بے چینی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کی فضا بھی ناخوشگوار ہو جاتی ہے۔

خلاصہ

اس سبق میں ہماری زندگی میں آرام وسکون کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ آج کی مصروف زندگی میں انسان کا اپنے لیے وقت نکالنا نہایت مشکل ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ سبق میں ایک ایسے ہی شخص کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ جسے ڈاکٹر نے تھکن کی وجہ سے بیمار ہو جانے پر آرام کرنے کی تاکید کی۔ لیکن گھر کے بے سکون ماحول کی وجہ سے وہ مزید الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ میاں صاحب کو آرام پہنچانے کی بجائے بیوی خود اس کے لیے بے آرامی کی وجہ بن جاتی ہے۔ شوہر آرام کرنا چاہتا ہے تو کبھی اس سے کھانے کا پوچھتی ہے اور کبھی دبانے کا پوچھ کر اسے زچ کر دیتی ہے۔ پھر گھنٹی ڈھونڈنے کے مسئلے پر لاحاصل بحث کرتی ہے۔ بار بار ملازم ملّو کو آوازیں دے کر میاں کو بے سکون کرتی ہے۔ سقا پانی لانے میں دیر کر دیتا ہے تو اس کو بہت ڈانٹتی ہے۔ بچے کو گاڑی سے کھیلنے پر اور نوکر کو ریشے نہ ملنے پر بھی ملامت کرتی ہے اور پھر ہر ایک سے کہتی ہے کہ شور مت پیدا کرو، میاں آرام کر رہے ہیں۔ میاں اس کی بے تکی گفتگو اور شور سن کر کراہتا ہے مگر بیوی کو کوئی احساس نہیں ہوتا اور وہ اُن کی بات پر کان نہیں دھرتی۔ کمرے میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی رہتی ہے۔ ناچار میاں کو ہی فون اٹھانا پڑتا ہے۔ پھر ٹیلی فون پر بحث و تکرار شروع ہو جاتی ہے۔ ہمسایوں کی طرف سے گانے بجانے کی

www.ilmkidunya.com

آواز پر میاں خط لکھ کر انھیں منع کرنے کو کہتا ہے۔ اس دوران بچہ گر پڑتا ہے۔ ساتھ ہی للّو ریٹھے کوٹنا شروع کر دیتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ یہ سب بیگم صاحبہ کی نادر شاہی حکم کے زیرِ اثر ہو رہا ہے۔ غرض ایک افراتفری کی فضا گھر میں پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں اس بے سکونی کی وجہ سے دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے اور اپنی ٹوپی اور شیروانی اُٹھا کر آرام وسکون کی تلاش میں دفتر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

گھر کو سکون اور امن کا گہوارہ ہونا چاہیے انسان گھر رہنے میں خوشی محسوس کرے۔ ایسا نہ ہو کہ گھر کی بے سکون فضا کی وجہ سے صاحب خانہ گھر سے فرار اختیار کر لے۔ اِس مقصد کے لیے سب سے اہم ذمہ داری بیوی پر عائد ہوتی ہے کہ وہ گھر میں ایک خوشگوار فضا قائم رکھے تا کہ گھر امن وسکون کی جنت نظر آئے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آداب	تعظیمی کلمہ	الجھن میں ڈالنا	پریشان کرنا
انگیٹھی	برتن جس میں آگ رکھی جاتی ہے۔	اللہ مارا	کسی کو بد عادینا
اطمینان	تسلی	اعصاب	پٹھے
الجھنیں	پریشانیاں	بوکھلا دینا	پریشان کر دینا
بے سُرا گانا	بے ڈھنگا گیت	بدتہذیب	غیر شائستہ
بے ڈھنگا	بے سُرا	بخشنا	معاف کرنا
بدن ٹوٹنا	جسم میں درد ہونا	بے طرح سے	بُری طرح سے
بیسیوں مرتبہ	کئی مرتبہ	بحال ہونا	پھر سے ٹھیک ہونا
پُر ہونے میں نہ آنا	سیر نہ ہونا۔ نہ بھرنا	پرندہ پر نہ مارے گا	بالکل شور نہ ہوگا
تقویت	طاقت	تاکید کرنا	نصیحت کرنا
تکان	تھکاوٹ	تردد	فکر۔ پریشانی
جی چاہنا	دل چاہنا	چڑ جانا	غصے میں آنا
چونک کر	حیران ہو کر	چولہے میں جھونکنا	ایندھن بنا دینا
چپکا پڑا تھا	خاموش لیٹا تھا	حرارت	بخار
خاک اثر نہ ہونا	بالکل اثر نہ ہونا	دھمک	آہٹ
دفتر لکھنے بیٹھنا	دستاویزات لکھنا	دل بھرنا	اُکتا جانا
دم اُلجھنا	دل گھبرانا	راہِ مولا	اللہ کی راہ میں
ریٹھا	ایک درخت کا پھل	زچ ہونا	تنگ آ جانا

www.ilmkidunya.com

زوروں پر	بہت زیادہ	ساگودانہ	ایک درخت کا دانہ جو ہلکی پھلکی غذا کے کام آتا ہے۔
سر کھجانے کی فرصت نہ ملنا	بہت مصروف ہونا	سر پر سوار ہونا	ڈھیٹ ہو جانا
سقا	ماشکی	شور و غل	شور شرابہ
شوہر	خاوند	صدا	آواز
طرح دینا	ڈھیل دینا	علیل	بیمار
غُل مچانا	شور مچانا	غذا	خوراک
کسر رہ جانا	کوئی کمی رہ جانا	کان پر جوں نہ رینگنا	کچھ اثر نہ ہونا
کم بخت	بدقسمت	کواڑ	دروازہ
کراہنا	درد سے آہ بھرنا	گستاخ	بدتمیز
گرد	غبار	گودام	اناج رکھنے کا کمرا
لاحول ولاقوۃ	اللہ کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔	مہلت	فرصت
مالٹڈ ملک	خشک دودھ اور شیرے سے ملا ہوا دودھ	مُہلت	موقع
مُضر	نقصان دہ	مطلق	بالکل
معائنہ	چیک اَپ کرنا	مقوی	طاقت ور
نغمہ سرائی	گیت گانا	نارنگی	سنگترہ
ناحق	بے وجہ	نامراد	بدبخت
نصیب دشمناں	دشمنوں کے نصیب	دفع ہو	دُور ہو
ہنگامہ	جھگڑا	ہاون دستہ	دوا کوٹنے کا برتن
ہارمونیم	ساز۔ موسیقی کا آلہ	ہاتھ دھو بیٹھنا	محروم ہو جانا
یک نہ شد دو شد	ایک مصیبت پر دوسری کا آنا	یک لخت	فوراً
یخنی	اُبلے ہوئے گوشت کا پانی	--	--

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: جی نہیں بیگم صاحبہ! تردّد کی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح معائنہ کر لیا ہے، صرف تکان کی وجہ سے حرارت ہو گئی ہے۔ ان دنوں آپ کے شوہر غالباً کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

حوالہ متن:

سبق کا عنوان : آرام و سکون

مصنف کا نام : امتیاز علی تاج

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تردد	پریشانی۔ فکر	معائنہ کرنا	غور سے دیکھنا
تکان	تھکاوٹ	حرارت	بخار

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آکر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: اشفاق صاحب صبح سے شام تک مسلسل کام کی زیادتی کے باعث بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے گھر آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں پوری توجہ سے دیکھا اور بیگم صاحبہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ تھکاوٹ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے معمولی سا بخار محسوس ہو رہا ہے۔ انہیں اپنی صحت کی طرف دھیان دینا چاہیے اور آرام کے لیے بھی وقت نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ایک دو روز آرام کریں گے تو خود بخود صحت مند ہو جائیں گے۔

پیراگراف 2:

بیوی: ڈاکٹر صاحب ان دنوں کیا، ان کا ہمیشہ سے یہی حال ہے۔ صبح دس بجے دفتر جا کر شام سات بجے سے پہلے کبھی واپس نہیں آتے۔

ڈاکٹر: جبھی تو! میرے خیال میں انہیں دوا سے زیادہ آرام و سکون کی ضرورت ہے۔ کاروبار کی پریشانیاں اور اُلجھنیں بھلا کر ایک بھی روز آرام و سکون سے گزرا تو طبیعت ان شاء اللہ بحال ہو جائے گی۔

بیوی: بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کیا کرو۔ نصیبِ دشمناں صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے مگر خاک اثر نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ کیا کیا جائے، ان دنوں کام بے طرح زوروں پر ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نصیب دشمناں	دشمنوں کے نصیب میں ہو	ہاتھ دھو بیٹھا	محروم ہو گیا
خاک اثر نہ ہونا	ذرا بھی اثر نہ ہونا	بے طرح	بے حد

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آکر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

تشریح: بیگم نے نوکر سے کہا کہ جی ہاں یہی حال ہے۔ اشفاق صاحب ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔ دس بجے دفتر چلے جاتے ہیں اور شام کے سات بجے سے پہلے کبھی گھر واپس نہیں آتے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو پھر انہیں آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے انہیں ہلکا سا بخار ہوگیا ہے۔ انہیں جسمانی آرام کے ساتھ ساتھ ذہنی سکون کی بھی ضرورت ہے۔ ایک دن کا بھی آرام ملا تو یہ صحت یاب ہو جائیں گے فکر کی کوئی بات نہیں۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحب سے کہتی ہیں کہ میں کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ زیادہ کام نہ کیا کریں لیکن میری باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے اور ہمیشہ یہی بات کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ آج کل دفتر میں بہت زیادہ کام ہے۔ آج کل کام بھی بہت زیادہ ہے اور طبیعت کی خرابی کی وجہ سے کام پر دھیان دینا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

پیراگراف 3 سقا؟ گھر میں بہرے بستے ہیں جو کم بخت اس زور سے کنڈی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور وغل نہ ہونے پائے اور اس سے کہو یہی وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل سے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کردوں گی۔ میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں نہیں رینگتی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کم بخت	بد قسمت	اللہ مارے	نامراد۔ بد بخت
بیسیوں مرتبہ	کئی بار	کان پر جوں نہیں رینگتی	بالکل کوئی اثر نہیں ہوتا

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آکر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: مصنف کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب میاں اشفاق کا معائنہ کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ انہیں دوا سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب بیگم صاحبہ کو ہدایت کرتے ہیں کہ مریض کے کمرے میں شور وغل نہیں ہونا چاہیے۔ دروازے پر دستک ہوتی ہے تو بیگم ملازم للو کو دروازہ کھولنے کے لیے کہتی ہے۔ للو دور سے ہی سقا کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔ بیگم سقے کا نام سنتے ہی غصے میں آجاتی ہیں اور نوکر کو بلا کر کہتی ہیں کہ وہ کم بخت اتنی زور زور سے دروازہ کیوں کھٹکھٹائے جا رہا ہے۔ یہاں بہرے رہتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے مریض کے آرام کی سخت تاکید کی ہے۔ بیگم ملازم للو سے سخت لہجے میں ہدایت کرتی ہیں کہ سقے سے پوچھو کہ وہ صبح کے وقت کیوں نہیں آیا؟ دوپہر کے وقت بھی کوئی آنے کا وقت ہے اور یہ کہاں کی شرافت ہے کہ بے وقت آکر دروازہ بجائے اسے میرا پیغام دو کہ آئندہ اتنی دیر سے آیا تو چھٹی کرا دوں گی۔ میں اس نامراد کو کئی بار کہہ چکی ہوں کہ سویرے پانی دے جایا کرے کیوں کہ پانی کی ضرورت صبح کے وقت ہی ہوتی ہے۔ یہ سقا اس قدر ڈھیٹ ہے کہ دوپہر کے وقت منہ اُٹھا کر چلا آتا ہے اور اس پر ذرا برابر بھی اثر نہیں ہوتا۔

پیراگراف 4: بی بی جی کا بچہ نکل یہاں سے۔ کہ دے ان سے (ملازم جاتا ہے) کواڑ بند کر کے جا۔ (میاں کراہ کر چپ ہو جاتا ہے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) ارے یہ بھی کہاں لا گئیں؟ ارے کوئی ٹیلی فون سننے تو آؤ۔ لاحول ولاقوۃ (خود اُٹھتا ہے) ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انہیں بلا لائے۔ میں علیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گلا بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا نا، چوں کہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جا سکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بدتہذیب۔ گستاخ کہیں کی نہ ہوں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گستاخ	بدتمیز	علیل	بیمار
عرض کرنا	بیان کرنا۔ التجا کرنا	بدتہذیب	تمیز سے عاری۔ جاہل

سیاق وسباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آ کر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: میاں نوکر کو ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں یہاں سے چلے جاؤ۔ نوکر بیگم صاحبہ کو آواز دیتا ہے۔ میاں اُسے مزید ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ بی بی جی کا بچہ میرے کمرے سے نکل جاؤ۔ میاں صاحب ملازم کو جاتے ہوئے دروازہ بند کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بجتی رہتی ہے۔ میاں صاحب آواز لگاتے ہیں ارے کوئی ٹیلی فون سننے کے لیے تو کمرے میں آ جائے۔ بلانے کے باوجود بھی کوئی نہیں آتا تو کراہتے ہوئے خود ہی ٹیلی فون کا ریسور کان سے لگا کر کہتے ہیں کہ میں اشفاق بول رہا ہوں۔ فون پر کوئی عورت اُن سے بیگم صاحبہ کے بارے میں پوچھتی ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ بیگم اشفاق اس وقت کمرے میں موجود نہیں ہیں ورنہ آپ سے بات کرا دیتا۔ میں بیمار ہوں اس لیے میں کمرے سے باہر نہیں جا سکتا۔ میاں صاحب اُسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کسی اور وقت فون کر لے لیکن وہ عورت بضد ہے کہ ابھی بات کرنی ہے۔ میاں دوبارہ اسے بتاتے ہیں کہ میں بیمار ہوں اور کمرے سے باہر نہیں جا سکتا۔ عورت پھر بھی نہیں مانتی تو اُسے بُری بھلی سناتے ہوئے زور سے فون بند کر دیتے ہیں۔ جب بیگم کو فون کا پتا چلتا ہے تو وہ ناراض ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ پتا نہیں وہ کون تھی اور کیا بات کرنا چاہتی تھی۔ بیگم کی بات سن کر میاں کہتے ہیں کہ فکر کی کوئی بات نہیں ہے، اگر اُسے ضروری کام ہوتا تو وہ مجھے ضرور پیغام دیتی۔

مشق

ا۔ ڈراما ''آرام وسکون'' کے متن کے حوالے سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ڈاکٹر کے خیال میں مریض کو دوا سے زیادہ ضرورت تھی:

(الف) نیند کی (ب) تنہائی کی (ج) آرام وسکون کی (د) گپ شپ کی

(ii) میاں صاحب کا نام ہے:

(الف) اسحاق (ب) اشفاق (ج) عدنان (د) اشتیاق

(iii) ملازم گودام میں ڈھونڈ رہا تھا:

(الف) ہلدی (ب) ریٹھے (ج) نمک (د) مرچیں

(iv) گھنٹی میز پر سے اُٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی:

(الف) خود میاں نے (ب) بیوی نے (ج) ملازم (للو) نے (د) ننھے نے

www.ilmkidunya.com

(v) میاں دفتر جانے کے لیے طلب کرتا ہے:

(الف) ٹوپی اور شیروانی (ب) ٹوپی اور جوتا (ج) ٹوپی اور مفلر (د) ٹوپی اور چھڑی

جواب

(i)	(ج)	(ii)	(ب)	(iii)	(ب)	(iv)	(الف)	(v)	(الف)

۲۔ سبق ''آرام وسکون'' کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ڈاکٹر نے مریض (میاں) کو دوا کے بجائے کیا تجویز کیا؟

جواب: میاں اشفاق جو مریض تھے چوں کہ بہت زیادہ کام کاج کیا کرتے تھے لہٰذا ڈاکٹر نے اُنھیں دفتر کی اُلجھنیں بھلا کر دوائی دینے کی بجائے ایک دو روز کے لیے مکمل آرام وسکون کے لیے ہدایت دی۔

(ب) **گھر میں خدمت سے زیادہ شور وغُل ہو تو اس سے انسانی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟**

جواب: شور وغُل کی آلودگی سے انسان اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ امراضِ دل اور بلڈ پریشر بھی شور کی آلودگی کے سبب جنم لیتے ہیں۔ زیادہ شور سے انسانوں کی قوتِ سماعت متاثر ہو سکتی ہے نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی سلب ہو سکتی ہے۔

(ج) **صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک کے علاوہ کیا چیز درکار ہے؟**

جواب: صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک اور غذا کے علاوہ ذہنی سکون اور آرام کی بھرپور ضرورت ہوتی ہے۔

(د) **ہم سائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل واقع ہو رہا تھا؟**

جواب: ہم سائے کے ہاں سے ان کے صاحب زادے کا ہارمونیم بج رہا تھا جس کی تال پر وہ بے سرے گانے کا شور برپا کیے ہوئے تھا۔ اس سے بھی میاں کے آرام میں خلل واقع ہو رہا تھا۔

(ہ) **میاں نے گھر پر آرام وسکون میسر نہ آنے پر کہاں جانے کو ترجیح دی؟**

جواب: جب میاں کو کسی طور بھی آرام وسکون نہیں مل رہا تھا۔ پے در پے شور وغُل ہوا چلا جا رہا تھا تو میاں کا آرام محال ہو گیا۔ آخر کار وہ زچ ہو کر شور اور ہنگامے کی وجہ سے بیماری کے باوجود دفتر جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ''آرام وسکون'' کے متن کے مطابق خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) میرے خیال میں دوا سے زیادہ __________ کی ضرورت ہے۔

(ب) بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کرو __________ صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

(ج) جی نہیں! دوا کی __________ ضرورت نہیں۔

(د) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی __________ بخشتی ہے۔

(ہ) __________ کو اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔

جواب

(الف)	آرام	(ب)	نصیبِ دشمناں	(ج)	مطلق	(د)	تقویت	(ہ)	اللہ ماروں

حروف کی اقسام:

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ تو کسی شخص یا چیز کا نام ہو، نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے اور نہ ہی اپنے الگ کوئی معنی رکھتا ہو بلکہ یہ مختلف کلموں کو آپس میں ملاتا اور ان کے ساتھ مل کر بامعنی بنتا ہے۔ جیسے: "نماز ی مسجد میں ہے"۔ اس جملے میں لفظوں کا تعلق "میں" کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے معنی ہو جائے اور "میں" حرف ہے۔ اُردو میں حروف کی بہت سی اقسام ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

حروفِ جار: وہ حروف جو اسما اور افعال کو آپس میں ملاتے ہیں۔ مثلاً: میں، سے، پر، تک، ساتھ، اوپر، نیچے، لیے، واسطے، آگے، پیچھے، اندر، باہر، پاس، درمیان وغیرہ۔

حروفِ اضافت: وہ حروف جو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُردو میں بالعموم "کا، کے، کی" حروفِ اضافت ہیں اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: حیدر کا سکول، زینب کی گڑیا وغیرہ۔

حروفِ عطف: وہ حروف جو دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً: امیر و غریب، احمد اور اسلم، بچہ ذرا سا جاگا پھر سو گیا۔ ان مثالوں میں "و، اور، پھر" حروفِ عطف ہیں جو دو اسموں کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

حروفِ استفہام: وہ حروف جو کچھ پوچھنے یا سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کیا، کیوں، کب، کون، کیسا، کس لیے، کس طرح، کتنا، کیوں کر، کس قدر، کہاں وغیرہ۔

حروفِ تشبیہ: وہ حروف ہیں جو کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مشابہ یا مانند قرار دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: مانند، کی طرح، جیسا، سا، مثل، مثال، صورت، بعینہ، ہو بہو، کا سا، کی سی وغیرہ۔

حروفِ علت: وہ حروف جو کسی بات کی علت، وجہ یا سبب کو ظاہر کریں۔ جیسے: کیوں کہ، اس لیے، بدیں وجہ، بایں وجہ، بدیں سبب، تا کہ، اس لیے کہ، تا، چناں چہ، اس واسطے، اس باعث کہ، لہٰذا وغیرہ۔

حروفِ شرط و جزا: وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں، حروفِ شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط کے بعد دوسرے جملے میں جو حروف لائے جاتے ہیں، اُنھیں حروفِ جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ جب وہ آیا تب میں گیا۔ ان جملوں میں "اگر" اور "جب" "حروفِ شرط اور "تو" اور "تب" "حروفِ جزا ہیں۔

حروفِ اضراب: وہ حروف جو ایک چیز کو روگردانی کر کے یا ترقی دے کر اعلیٰ کو ادنیٰ یا ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتے ہیں۔ مثلاً: وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔ یہ تربوز بڑا ہی نہیں بلکہ میٹھا بھی ہے۔ ان دونوں مثالوں میں "بلکہ" حرفِ ضرب ہے۔

حروفِ تردید: وہ حروف ہیں جو دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: غریب ہو یا امیر، اچھا ہو یا کہ بُرا، خواہ یہ لو خواہ وہ لو، چاہے رہیں چاہے چلیں جائیں وغیرہ۔ جملوں میں "یا کہ، خواہ، چاہیے" حروفِ تردید ہیں۔

حروفِ بیان: وہ حرف جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے اور وہ حرف "کہ" ہے۔ مثلاً: جب استاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق پڑھو۔ باپ نے بیٹے سے کہا کہ محنت سے کام لو۔ وغیرہ۔

۴۔ **مندرجہ ذیل حروف کی اقسام کی تعریف بیان کریں اور دو دو مثالیں دیں۔**

(الف) حروفِ استفہام (ب) حروفِ تشبیہ (ج) حروفِ شرط و جزا (د) حروفِ بیان (ہ) حروفِ تردید

جواب:

(الف) حروفِ استفہام	وہ حروف ہیں جو کسی سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً کب، کیوں، کیسے وغیرہ۔

www.ilmkidunya.com

(ب) حروفِ تشبیہ	وہ حروف جو کسی چیز کو دوسری چیز کے مشابہ قرار دیں۔ مثلاً مانند، جیسا، کی سی وغیرہ۔
(ج) حروفِ شرط و جزا	وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں۔ حرفِ شرط کے بعد جو حرف آئیں اُنھیں حروفِ جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ آتا تو میں چلا جاتا۔ جب بارش ہوتی ہے تب فصل اچھی ہوتی۔
(د) حروفِ بیان	جو حروف وضاحت کے لیے بیان ہوں حروفِ بیان کہلاتے ہیں۔ مثلاً: ماں نے بیٹی سے کہا کھانا کھالو۔
(ہ) حروفِ تردید	وہ حروف جو ایک بات کو رد کر کے دوسری بات کو لائیں یا دو میں سے ایک کے تعین کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: خواہ، چاہے، یا تو وغیرہ۔

سابقے لاحقے:

اُردو زبان میں سابقوں اور لاحقوں کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ ان کی مدد سے بے شمار الفاظ بنتے رہتے ہیں اور زبان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔

- **سابقہ:** سابقہ سے مراد وہ علامت ہے جو نیا لفظ یا نئی ترکیب بنانے کے لیے کسی لفظ کے شروع میں لگائی جائے۔ مثلاً: خود غرض، خود شناس، خود مختار میں ''خود'' سابقہ ہے۔
- **لاحقہ:** لاحقہ سے مراد وہ علامت ہے جو کسی لفظ کے آخر میں لگائی جائے۔ مثلاً: خطرناک، دردناک، غم ناک میں ''ناک'' لاحقہ ہے۔

۵۔ سابقوں: ''با، پیش، کم، ہم'' اور لاحقوں: ''آرا، پن، دار، ستان'' کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

جواب: **سابقے:**

با	:	بااُصول، باوفا، باادب، بامراد، بانصیب، باحیا
پیش	:	پیش لفظ، پیش قدم، پیش پیش، پیش کش
کم	:	کم ہمت، کم گو، کم ظرف، کم نصیب
ہم	:	ہم درد، ہم زُلف، ہم نوالہ، ہم پیالہ

لاحقے:

آرا	:	صف آرا، گلشن آرا، بزم آرا، محفل آرا، جہاں آرا
پن	:	اپناپن، کمینہ پن، گھٹیاپن، دیوانہ پن، پاگل پن
دار	:	جی دار، دل دار، طرح دار، وضع دار
ستان	:	پرستان، قبرستان، پاکستان، افغانستان، شبستان

مکالمہ نگاری:

مکالمہ کے لغوی معنی تو کلام یا گفت گو کرنے کے ہیں مگر اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ افراد کے مابین کسی موضوع سے متعلق گفت گو کرنے کو مکالمہ کہتے ہیں۔ اچھا مکالمہ وہ ہے جس میں روز مرہ بول چال کا انداز اور بے تکلف لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہو اور جو حقیقی زندگی کے قریب تر ہو۔ تحریر و تقریر میں مکالمے کو خاص اہمیت حاصل ہے کیوں کہ بات چیت ہی سے کسی فرد کی شخصیت اور صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک

www.ilmkidunya.com

اچھا مکالمہ لکھنے کے لیے درج ذیل امور کا ہمیشہ خیال رکھیں۔

- گفت گو کرتے وقت مخاطب اور مخاطب الیہ کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا جائے۔
- مکالمہ لکھتے وقت زمانی اور مکانی ترتیب و تنظیم کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- مکالمہ نگاری میں رموزِ اوقاف کی علامتوں کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔
- مکالمہ میں تصنع اور بناوٹ کے بجائے فطری بے ساختگی سے کام لیا جائے۔
- گفت گو کے ساتھ ساتھ جسمانی حرکات و سکنات اور اشارات کا بھی خیال رکھا جائے۔
- مکالمے کا اختتام فطری انداز میں ہونا چاہیے۔

۶۔ ڈراما ''آرام و سکون'' مکالمہ نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اس انداز کو ملحوظ رکھتے ہوئے استاد اور اس کے دو شاگردوں کے مابین ''ٹریفک کے قوانین کیوں ضروری ہیں؟'' کے موضوع پر ایک مکالمہ تحریر کریں۔

جواب: **استاد:** السلام علیکم! حسیب اور عدنان آج کلاس میں اتنی دیر سے کیوں پہنچے ہو؟

حسیب: سر! یہ ایک تکلیف دہ تجربہ تھا ہم ٹریفک جام میں پھنس گئے تھے۔

استاد: ٹھیک کہہ رہے ہو ٹریفک جام آج کل اس شہر کے لوگوں کے لئے ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔

شاگرد: جی سر! ہم بھی شہر میں ٹریفک جام سے بھی پریشان ہیں۔

استاد: یہ ہمارے قیمتی وقت کو کھا رہا ہے۔ نجانے اس پریشانی سے ہم کب آزاد ہوں گے۔

عدنان: بالکل! کوئی بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آگے نہیں آتا ہے۔ اس ٹریفک جام کی بنیادی وجہ گاڑیوں کی بڑی ہے۔

استاد: ہاں، دفتری اوقات کے دوران، ہمیں ٹریفک کا ایک ہجوم ملتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر اس وقت ہوتا ہے جب مختلف گاڑیاں ایک دوسرے کو آگے بڑھانا چاہتی ہیں۔

حسیب: جی سر! ٹھیک ہے۔ تنگ سڑکوں میں بڑی تعداد میں کاریں اور موٹر سائیکلیں اس مسئلے میں بہت زیادہ حصہ ڈال رہی ہیں۔

استاد: ہاں، ہماری سڑکوں پر ٹریفک زیادہ ہے اور سڑکیں اتنی وسیع نہیں جتنی انہیں ہونا چاہئے۔ دوسرے بد انتظامی بھی ایک بڑا عنصر ہے۔

عدنان: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ سڑک کے ناگوار حالات اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی ٹریفک جام میں بہت زیادہ حصہ ڈال رہی ہے۔

استاد: لیکن بچو ہم اس لعنت سے کیسے نجات پا سکتے ہیں؟

عدنان: مجھے یقین ہے کہ اس مسئلے کو ٹریفک سسٹم کے مناسب انتظام سے حل کیا جا سکتا ہے۔ بغیر لائسنس کاروں، بسوں اور رکشہ اتارنے چاہئیں۔

استاد: بالکل! اس کے علاوہ، گلیوں کو چوڑا ہونا چاہئے، مرکزی کراسنگ پر فلائی اوور بنائے جائیں، ڈرائیوروں کو مناسب

www.ilmkidunya.com

طریقے سے تربیت دی جانی چاہیے۔

حسیب: جی سر! اتھارٹی کو ٹریفک جام کو حل کرنے کے لیے ان تمام اقدامات کے ساتھ آگے آنا چاہیے۔

استاد: آپ کی قیمتی تجاویز کا بہت بہت شکریہ۔ خدا حافظ!

دونوں شاگرد: آپ کا شکریہ سر خدا حافظ!

سرگرمیاں:

- طلبہ سید امتیاز علی تاج کا ایک اور مزاحیہ ڈراما ''بیگم کی بلی'' تلاش کریں اور اسے بغور پڑھیں۔
- طلبہ ڈاکٹر اور مریض کے مابین ہونے والے مفروضہ گفت گو کو مکالمے کی صورت میں لکھیں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ بیشتر ڈراموں میں معاشرے کے ناہموار پہلوؤں کو دل چسپ اور شگفتہ انداز میں موضوع بنایا جاتا ہے۔

۲۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ ڈراما نگار کا مقصد باتوں ہی باتوں میں اصلاحِ احوال بھی ہوتا ہے۔

۳۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ڈراما ''آرام وسکون'' کی تدریس سے پہلے طلبہ کو طربیہ ڈراموں کی نوعیت سے متعارف کرائیں۔

۴۔ اساتذہ سید امتیاز علی تاج کا تعارف کراتے ہوئے اُن کے معروف ڈرامے ''انارکلی'' کا بھی ذکر کریں۔

اضافی معروضی سوالات

(1) سبق ''آرام وسکون'' کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(الف) مرزا غالب (ب) کرنل محمد (ج) علامہ اقبال (د) سید امتیاز علی تاج ✓

(2) سید امتیاز علی تاج کب پیدا ہوئے؟

(الف) ۱۹۰۰ء ✓ (ب) ۱۸۰۰ء (ج) ۱۸۰۲ء (د) ۱۹۰۵ء

(3) سید امتیاز علی تاج نے کب وفات پائی؟

(الف) ۱۸۶۹ء (ب) ۱۹۷۰ء ✓ (ج) ۱۸۷۰ء (د) ۱۹۷۳ء

(4) سید امتیاز علی تاج کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) لاہور میں (ب) سیالکوٹ میں ✓ (ج) ساہیوال میں (د) فیصل آباد میں

(5) سید امتیاز علی تاج کو اُن کے کس ڈرامے سے بہت شہرت ملی؟

(الف) کابلی (ب) انارکلی ✓ (ج) آرام وسکون (د) لہو اور قالین

(6) ڈرامہ ''انارکلی'' کب لکھا گیا؟

(الف) ۱۸۳۰ء (ب) ۱۸۳۲ء (ج) ۱۹۳۲ء ✓ (د) ۱۹۲۹ء

(7) تہذیب نسواں کے مدیر رہے:

(الف) الطاف حسین حالی (ب) مرزا ادیب (ج) امتیاز علی تاج ✓ (د) شفیق الرحمٰن

www.ilmkidunya.com

(8) ڈرامہ ''آرام وسکون'' میں کتنے کردار ہیں؟

(الف) دس　(ب) دو ✓　(ج) پانچ　(د) آٹھ

(9) میاں کو کیا مرض تھا؟

(الف) ملیریا　(ب) نمونیا　(ج) یرقان　(د) تکان کے سبب حرارت ✓

(10) میاں صبح کہاں جاتے تھے؟

(الف) دکان پر　(ب) سیر کرنے　(ج) سکول　(د) دفتر ✓

(11) ڈاکٹر کے خیال میں میاں کو کس چیز کی ضرورت تھی؟

(الف) دعا کی　(ب) شور کی　(ج) آرام وسکون کی ✓　(د) پھل وغیرہ کی

(12) ڈاکٹر صاحب نے میاں کو کیا تاکید کی تھی؟

(الف) آرام رہیں ✓　(ب) بھوکے رہیں　(ج) وقت پر دوا کھائیں　(د) کام کریں

(13) میاں کے ملازم کا نام کیا تھا؟

(الف) کامی　(ب) للو ✓　(ج) منکو　(د) جگو

(14) سقا کس وقت پانی دینے آیا تھا؟

(الف) منہ اندھیرے　(ب) دوپہر ✓　(ج) رات کو　(د) سہ پہر کو

(15) گھنٹی کہاں رکھی ہوئی تھی؟

(الف) پلنگ پر　(ب) چارپائی پر　(ج) انگیٹھی پر ✓　(د) زمین پر

(16) گھنٹی کس نے انگیٹھی پر رکھ دی تھی؟

(الف) بیٹے نے　(ب) للو نے　(ج) بیوی نے　(د) میاں نے ✓

(17) میاں کا دم کس وجہ سے الجھنے لگا؟

(الف) ننھے کے رونے سے ✓　(ب) گھنٹی کی وجہ سے　(ج) موسیقی کے شور سے　(د) سقا کے آنے سے

(18) ملازم گودام میں کیا ڈھونڈ رہا تھا؟

(الف) چنے　(ب) دال　(ج) ریٹھے ✓　(د) مرچیں

(19) بیوی کے مطابق کون سی چیز میں کے لیے مقوی تھی؟

(الف) ملک شیک　(ب) یخنی　(ج) کھیر ✓　(د) مالٹڈ ملک

(20) ننھے نے کھلونا گاڑی کہاں سے خریدی؟

(الف) دکان سے　(ب) بازار سے ✓　(ج) میلے سے　(د) سکول سے

(21) سبق میں میاں کا کیا نام بتایا گیا ہے؟

(الف) اشفاق ✓　(ب) شفیق　(ج) شائق　(د) فائق

www.ilmkidunya.com

(22) گانا کون گا رہا تھا؟

(الف) موسیقار (ب) بیوی (ج) ہمسائے کا لڑکا ✓ (د) میاں

(23) ملازم کیا کوٹ رہا تھا؟

(الف) گڑ (ب) چٹنی (ج) ریٹھے ✓ (د) دھنیا

(24) میاں نے کس کو خط لکھنے کا کہا؟

(الف) ہمسائے کو (ب) بیوی کو ✓ (ج) بہن کو (د) ملازم کو

(25) بیوی خط کس کو لکھ رہی تھی؟

(الف) اپنے باپ کو (ب) چچا کو (ج) ماں کو (د) ہمسائے کو ✓

(26) ''یک نہ شد..................شد''۔

(الف) دو ✓ (ب) چھ (ج) گیارہ (د) یک

(27) میاں کہاں جانے کے لیے ٹوپی اور شیروانی طلب کرتا ہے؟

(الف) ایئر پورٹ (ب) دفتر ✓ (ج) سکول (د) پارک

(28) ''سقا'' کہتے ہیں؟

(الف) کمہار کو (ب) ماشکی کو ✓ (ج) بہزاز کو (د) دکان دار کو

(29) ڈرامہ ''آرام وسکون'' کا اختتام کس کی بات پر ہوتا ہے؟

(الف) میاں کی ✓ (ب) سقے کی (ج) بہن کی (د) بچے کی

(30) ''مُقوی'' کے کیا معنی ہیں؟

(الف) صحت بخش ✓ (ب) خطرناک (ج) طاقت دینے والا (د) کمزور

(31) 'میاں' کی مؤنث ہے:

(الف) بہن (ب) بیوی ✓ (ج) بیگم (د) صاحبہ

(32) 'طبیعت' کی جمع کیا ہے:

(الف) طبیعتوں ✓ (ب) طبیعات (ج) طبعی (د) طبائع

(33) 'آرام' کا متضاد کیا ہے؟

(الف) شور (ب) شرابا (ج) بے آرامی ✓ (د) بے چینی

(34) 'ہدایت' کس کا واحد ہے؟

(الف) ہدیہ (ب) ہدایات ✓ (ج) ہدایا (د) ہدیات

(35) کون سی فہرست مترادف کی نشاندہی کرتی ہے؟

(الف) آرام، بے آرامی (ب) خوشی، بے چینی (ج) محبت، نفرت (د) مضر، نقصان دہ ✓

www.ilmkidunya.com

(36) سبق ''آرام وسکون'' کی صنف کیا ہے؟

(الف) کہانی (ب) ناول (ج) ڈرامہ ✓ (د) رپورتاژ

جواب

(1)	(د)	(2)	(الف)	(3)	(ب)	(4)	(الف)
(5)	(ب)	(6)	(ج)	(7)	(ج)	(8)	(ج)
(9)	(د)	(10)	(د)	(11)	(ج)	(12)	(ج)
(13)	(ب)	(14)	(ب)	(15)	(ج)	(16)	(د)
(17)	(الف)	(18)	(ج)	(19)	(ب)	(20)	(ج)
(21)	(الف)	(22)	(ج)	(23)	(ج)	(24)	(ب)
(25)	(د)	(26)	(الف)	(27)	(ب)	(28)	(ب)
(29)	(الف)	(30)	(ج)	(31)	(ب)	(32)	(د)
(33)	(ج)	(34)	(ب)	(35)	(د)	(36)	(ج)

اضافی مختصر سوالات

(1) ڈرامانگاری میں کس کا بہترین مقام ہے؟

جواب: ڈرامانگاری میں امتیاز علی تاج کو بہترین اور نمایاں مقام حاصل ہے۔

(2) امتیاز علی تاج کے والد کا نام کیا تھا اور وہ کیا کرتے تھے؟

جواب: امتیاز علی تاج کے والد سید ممتاز علی ایک بلند پایہ مصنف تھے۔ وہ ضلع سہارن (یوپی۔انڈیا) کے رہنے والے تھے۔

(3) امتیاز علی تاج نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: امتیاز علی تاج نے سینٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور سے میٹرک کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔

(4) امتیاز علی تاج کو ڈرامانگاری کا شوق کس طرح پیدا ہوا؟

جواب: امتیاز علی تاج کو ڈرامانگاری کا شوق کالج سے ہوا۔ پھر ان کی کارکردگی سے وہ کالج کے ڈرامیٹک کلب کے سرگرم رُکن بنے۔

(5) اُردو ڈرامانگاری میں ''انارکلی'' کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ''انارکلی'' اُردو ڈرامانگاری میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

(6) ڈراما آرام وسکون کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: ڈراما آرام وسکون کا مرکزی خیال یہ ہے کہ گھروں میں شور شرابا ہونے سے سکون برباد ہو جاتا ہے۔ ایسے گھروں کے رہنے والے آدمی گھر کی نسبت اپنے دفتر میں زیادہ آرام وسکون محسوس کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(7) امتیاز علی تاج کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: امتیاز علی تاج ۱۹۰۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔

(8) امتیاز علی تاج نے اپنا مشہور ڈراما انار کلی کس عمر میں لکھا؟

جواب: امتیاز علی تاج نے اپنا مشہور ڈراما انارکلی بائیس سال کی عمر میں لکھا۔

(9) امتیاز علی تاج کے دو مشہور ڈراموں کے نام بتائیں۔

جواب: امتیاز علی تاج کے دو مشہور ڈرامے انارکلی اور آرام وسکون ہیں۔

(10) امتیاز علی تاج کا ڈرامہ آرام وسکون کس طرح کا ڈرامہ ہے؟

جواب: آرام وسکون امتیاز علی تاج کا معروف مزاحیہ ڈراما ہے۔ جس میں اُنھوں نے معمول کے واقعات اور کرداروں کے سادے مکالموں سے وہ مزاح پیدا کیا ہے جسے پڑھ کر قاری لطف اندوز ہوتا ہے۔

(11) ڈاکٹر نے میاں کی بیماری کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ انہیں صرف تھکاوٹ کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔

(12) میاں کے دفتر کے اوقات کار کیا تھے؟

جواب: میاں صبح دس بجے دفتر جا کر شام سات بجے کے بعد گھر واپس آتے تھے۔

(13) ڈاکٹر نے میاں کے لیے کیا علاج تجویز کیا؟

جواب: ڈاکٹر نے کہا کہ میاں کو کسی دوا کی ضرورت نہیں بلکہ اس سے زیادہ آرام وسکون کی ضرورت ہے۔

(14) ڈاکٹر نے میاں کو کیا تاکید کی؟

جواب: ڈاکٹر نے میاں کو مکمل طور پر دو دن کے آرام کی تاکید کی۔

(15) بیگم نے بلانے کے لیے میاں کو کیا دینا چاہا؟

جواب: بیگم نے میاں کو بلانے کے لیے گھنٹی دینی چاہی۔

(16) سٹے کو بیوی نے کیا پیغام بھجوایا؟

جواب: بیگم نے کہلوا بھیجا کہ اگر نامراد کل سے جلدی نہ آیا تو اسے نوکری سے الگ کر دوں گی۔

(17) میاں نے انگیٹھی پر گھنٹی کیوں رکھی؟

جواب: چھوٹا ننھا اسے بار بار بجا رہا تھا اس لیے میاں نے اسے اٹھا کر انگیٹھی پر رکھ دیا۔

(18) نوکر للو گودام سے کیا ڈھونڈ رہا تھا؟

جواب: نوکر للو گودام سے ریٹھے ڈھونڈ رہا تھا۔

(19) روزانہ آرام وسکون نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: روزانہ آرام وسکون نہ کریں تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ لہذا کام کے بعد آرام وسکون بہت ضروری ہے۔

(20) ڈرامہ آرام وسکون سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس ڈرامے سے سبق ملتا ہے کہ اگر گھر میں کوئی بیمار ہو تو شور نہ کریں۔ مریض کے مکمل آرام وسکون کا خیال رکھا جائے۔

www.ilmkidunya.com

(21) صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے متوازن غذا اور مناسب آرام کی ضرورت ہے۔

(22) میاں کے آرام میں ہمسائے کی کس بات سے خلل پڑ رہا تھا؟

جواب: ہمسائے کے بے سُرے گانے اور بے ہنگم ہارمونیم بجانے کی وجہ سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا۔

(23) سقا کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ماشکی (پانی بھرنے والے) کو سقا کہتے ہیں۔

(24) میاں نے بیوی کو کیا چیز بنوانے کا کہا؟

جواب: میاں نے بیوی کو ساگودانے کی کھیر بنانے کا کہا۔

(25) اشفاق صاحب کے صحن میں کس کی وجہ سے شور ہو رہا تھا؟

جواب: ان کے صحن میں ان کا ننھا بیٹا پٹ پٹ گاڑی چلا رہا تھا جس وجہ سے صحن میں شور برپا تھا۔

(26) بے ہنگم ہارمونیم اور بے سُرے گانے سے میاں کو کیا تکلیف محسوس ہو رہی تھی؟

جواب: بے ہنگم ہارمونیم کی آواز اور بے سُرے گانے سے میاں کا سر درد سے پھٹے جا رہا تھا۔

(27) بیوی ہمسائے کو خط کس لیے لکھ رہی تھیں؟

جواب: بیوی ہمسائے کو ہارمونیم اور گانا بند کروانے کے لیے خط لکھ رہی تھیں۔

(28) آخر کس شور سے تنگ آ کر میاں گھبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے؟

جواب: آخر میں ہاون دستے کی مسلسل دھمک سے میاں گھبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے۔

(29) خاموشی سے انسانی اعصاب پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: خاموشی انسانی اعصاب کو تقویت بخشتی اور پُرسکون کرتی ہے۔

(30) آخر میں کون کون سی آوازیں مل کر میاں کو تکلیف دیتی ہیں؟

جواب: ہارمونیم پر اونچے بے سُرے گانے کی آواز، ننھے کے رونے کی آواز، ہاون دستے سے ریٹھے کوٹنے کی آواز، اور دروازے پر فقیر کی آوازیں سب مل کر میاں کو تکلیف دے رہی تھیں۔

(31) آرام و سکون، میں میاں نے بیگم کو کیا لکھ کر بھیجنے کو کہا؟

جواب: میاں نے بیوی کو کہا کہ ہمسائے کو ایک رقعہ لکھ بھیجو کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر نے مجھے آرام کی تاکید کی ہے۔ ایک روز ان صاحب زادے نے نغمہ سرائی نہ فرمائی تو دنیا میں کوئی قیامت نہیں آئے گی۔

(32) ڈراما آرام و سکون کے کرداروں کے نام لکھیں۔

جواب: ڈاکٹر صاحب، میاں، بیوی، للو، سقا، ننھا، فقیر، ہمسایہ، اجنبی عورت

(33) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب: جب گھر میں سکون نہیں ملتا تو میاں بیماری کے باوجود دفتر جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com